يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

تحقیقی، فکری و اصلاحی

مجلہ البرہان الحق



منفرد انداز میں تحقیقی مقالہ

امام اعظم ابوحنیفہ **نعمان بن ثابت** رضی اللہ عنہ

ابو اسامہ ظفر القادری کے قلم سے

سنی بریلوی کون؟

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور چند اصلاح طلب پہلو

مفتی محمد سعید حسینی کے قلم سے

پروفیسر شاہ فرید الحق کی رحلت

فضائل آفات

امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس قادری عطاری کی ناصحانہ تحریر

مساجد کی تعمیر و حفاظت ایک دینی فریضہ

مفتی کامران مسعود رضوی کے قلم سے

مروجہ محافل نعت اور نعت خواں
ایک تنقیدی جائزہ

مدیر اعلیٰ کی فکر انگیز تحریر

آفتاب حنفیت

مولانا الشاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ

امام احمد رضا ایک ہمہ جہت سائنسدان

محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا خراج تحسین

زبیر علی زئی کہاں ہیں آپ

فیصل خان کی پکار

حدیث اویس بن اویس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

عاطف سلیم کی تحقیق

اَلتَّحْقِيْقَاتُ الْاِسْلَامِيَه فَاؤُنْڈِيْشَن

ازقلم: افضل شاہد اعوان (مدیر اعلیٰ)

مروجہ محافل نعت اور نعت خواں

ایک تنقیدی جائزہ

حضورﷺ کی ثناخوانی ایک ایسا عمل ہے کہ جس کے جواز میں کسی بھی مسلمان کو ذرا بھر بھی شک نہیں ہو سکتا۔ حضورﷺ نے خود اپنی نعت اپنے صحابہ کرام سے سنی ہے اور اس پر خوش ہوئے ہیں اور انعام ودعا سے بھی نوازا ہے۔ پوری اسلامی تاریخ اس پر شاہد ہے کہ عاشقان رسولﷺ نے ہمیشہ اپنے رسولﷺ سے محبت کے اظہار کیلیے نعت کو بھی ذریعہ بنایا ہے اور نعت کو سن کر اپنی دلی تسکین کا سامان کیا ہے۔ مسلک حقہ اہل سنت وجماعت کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ نعت پڑھنے پڑھانے کو اپنا وظیفہ بنائے رکھا ہے۔ ہمارے سلف صالحین میں کئی نے نعت پاک لکھی تو انھیں حضور نبی کریمﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور کئی ایسے ہیں کہ زیارت ہوئی تو انھوں نے نعت لکھی ہے۔ جوں جوں زمانہ ترقی کرتا رہا توں توں نعت خوانی کے انداز بھی آگے بڑھتے رہے۔ ایسی ایسی خوبصورت طرزوں کو نعت خوانی میں استعمال کیا گیا کہ سننے والا بے خود ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ترقی یافتہ انداز نے لوگوں کو اتنا مزہ دیا کہ آج گھر گھر میں نعت خوانی کو بڑے شوق سے سنا جاتا ہے۔ آڈیو، ویڈیو کیسٹس، سی ڈیز، ڈی وی ڈیز، کمپیوٹرز اور موبائلز کے ذریعے اس صنف کو اتنا جلا ملا ہے کہ!

ع کان جدھر لگایئے آقا تیری ہی داستان ہے

مذہبی لوگ ہوں یا دنیادار نوجوان، یا بوڑھے عورتیں ہوں یا بچے، سبھی نعت خوانی سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اب تو بازاروں میں، بسوں میں، اڈوں پر حضورﷺ کی ثناخوانی کی ہی آواز سنائی دیتی ہے۔ یہ نعت خوانی ہی ہے کہ جس نے گانوں کا مقابلہ کیا ہے۔ یہ نعت خوانی ہی ہے کہ جس نے کئی نوجوانوں کو گلوکار بننے کی بجائے نعت خواں بننے پر مجبور کر دیا ہے۔ کبھی لوگ وقت گزارنے کے لیے گانوں کا سہارا لیتے تھے۔ آج نعت خوانی کو ترجیح دیتے ہیں۔

ایک وقت تھا کہ ہمارے مخالف مکاتب فکر کے لوگ نعت خوانی کو گانے بجانے کا نام دیتے تھے۔ ان کے پروگرام نعت رسول مقبولﷺ سے کلیتاً خالی ہوتے تھے۔ آج وہ بھی نعت

چاپ دینے کے لیے راضی ہوتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ کیا اس لیے کہ "واہ واہ" نہیں ہو گی اگر واہ واہ کی خواہش ہے تو ریاکاری ہے اور ریاکاری کی تباہ کاری کا عالم یہ ہے کہ سرکار نامدار ﷺ نے ارشاد فرمایا! "غم کے کنویں سے پناہ مانگو" عرض کیا گیا وہ کیا ہے؟ فرمایا! جہنم میں ایک وادی ہے جو ریاکار کے لیے تیار کی گئی ہے۔" (سنن ابن ماجہ ص ۲۳ مقدمۃ الکتاب) بہر حال دینے میں ریاکاری پیدا ہوتی ہے تو رقم ضائع نہ کرے اور آخرت بھی داؤ پر نہ لگائے۔ نیز اگر نوٹیں چلانے سے محفل گرم ہوتی ہو یعنی نعت خواں کو جوش آتا ہو مثلاً نوٹیں آنے کے سبب شعر کی بار بار تکرار اس کے ساتھ اضافہ اشعار، آواز بھی پہلے سے زوردار پائیں تو یقین مانیں اخلاص رخصت ہو گیا۔ پیسوں کے شوق میں پڑھنے والے کو دینا ثواب کے بجائے اس کی حرص کی تسکین کرتے ہوئے گناہ پر مدد کرنا ہے"۔ (نعت خواں اور نذرانہ: ص ۱۱،۱۲، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

جو نعت خواں حصول ثواب کی بجائے حصول زر کے لیے نعت پڑھتے ہیں ان کے لیے تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ ۔

نعت پڑھتے ہو حصول زر کی خاطر جھوم کر کیا یہی حُسن محبت ہے نبی کی ذات سے

(منظور عباس ازہر)

بد عملی: حضور ﷺ کا نعت خواں ہو اور بد عمل، بے نماز ہو یہ بڑی عجیب سی بات لگتی ہے۔ نعت خواں کے دل میں آقا ﷺ کا عشق و محبت جاگزیں ہونا چاہیے۔ جب عشق ہو گا تو لازمی بات ہے کہ اسے حضور ﷺ کی سنتوں اور اداؤں سے بھی پیار ہو گا۔ جنہیں وہ اپنانے کی کوشش کرے گا۔ لیکن آج کل اس کے بالکل اُلٹ ہی صورتحال مشاہدے میں آتی ہے۔ سنت تو سنت ہے فرائض کی بھی پرواہ نہیں کی جاتی۔ فقط نعت خواں ہی نہیں بلکہ بڑی بڑی محافل نعت کے انعقاد کے لیے روپیہ خرچ کرنے والے اور دن رات ان محافل کی کامیابی کے لیے جان مارنے والے بھی اسی بد عملی کا شکار ہیں۔ نہ سنتوں کی پرواہ ہے نہ فرائض کی خبر ہے۔ ہمارے ہاں بالعموم محافل نعت رات کو منعقد ہوتی ہیں جو رات گئے تک جاری رہتی ہیں۔ ان میں شامل ہونے والے اکثر سامعین اور منتظمین نہ عشاء کی نماز پڑھتے ہیں نہ ہی فجر کی۔ بلکہ کئی ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جو ویسے تو نماز پڑھتے ہیں لیکن رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے صبح کی نماز قضا کر دیتے ہیں۔ اس لیے ضروری ہے کہ محفل عشاء کے فوراً بعد شروع ہو اور جلد از جلد اس کو سمیٹنے کی کوشش کی جائے تا کہ حاضرین کچھ آرام کر کے صبح کی نماز پڑھ سکیں۔ یا پھر صبح کی نماز تک جاری رہے تا کہ لوگ نماز پڑھ کر آرام

جاتے ہیں اور اس عالم کا واعظ نہیں سنتے۔ آجکل تقریباً سبھی نعت خوانوں کا یہ معمول بن گیا ہے کہ سامعین سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایک بار ہاتھ اٹھا کر کہہ دو سبحان اللہ۔ اور یہ مطالبہ بار بار ہوتا ہے جو کہ طبع نازک پر گراں گزرتا ہے۔ کبھی کہتے ہیں جس نے مدینے جانا ہے وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر کہہ دے سبحان اللہ۔ نعت خوانی کو اب چونکہ پیشہ بنالیا گیا ہے اس لیے اس کا اہتمام بھی نظر آتا ہے۔ تقریباً ہر نعت خواں کے ساتھ کچھ کارندے ہوتے ہیں جو سٹیج پر پھینکے جانے والے نوٹوں کو اکٹھا کرتے ہیں ۔کچھ دیگر خدمت گار اور ایجنٹ بھی نعت خوانوں کے گرد منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ بعض نعت خوانوں کے ساتھ کئی کئی دوست ہوتے ہیں جن کی اپنی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔ نہ داڑھی ہوتی ہے اور نہ سر پر ٹوپی لیکن دھڑلے سے نعت خوانوں کے ساتھ سٹیج پر آ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ جبکہ سٹیج سے نیچے کئی علماء اور باریش بزرگ بیٹھے ہوتے ہیں۔ لہذا اس طرح کے مسٹنڈوں کو نیچے بٹھانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔ بعض نعت خوان جب اسٹیج پر آتے ہیں تو وہ منتظمین اور سٹیج پر بیٹھے دیگر بزرگ حضرات کو خوش کرنے کے لیے کلام کا انتخاب کرتے ہیں تا کہ نوٹ زیادہ ملیں۔ با قاعدہ نام لے کر کہیں گے فلاں کی نذر، فلاں کی نذر۔ چنانچہ پھر ان صاحب کو بھی جیب سے نوٹ نکال کر پھینکنے پڑتے ہیں۔ اسی طرح غیر ضروری خوشامد کی جاتی ہے۔ جس کو عام لوگ بھی برا محسوس کر رہے ہوتے ہیں۔ ایک خرابی یہ پیدا ہوگئی ہے کہ نعت خواں بالعموم عالم تو ہوتے نہیں لیکن وہ پڑھے جانے والے کلام کی ساتھ ساتھ تشریح بھی کر رہے ہوتے ہیں۔ یا آگے پیچھے کچھ تاثرات بیان کرتے ہیں ان میں کئی باتیں غیر شرعی کر جاتے ہیں۔ بعض دفعہ تو کفریہ کلمات بھی کہہ جاتے ہیں۔ کئی نعت خوان دیگر شعرا کے کلام میں ایسی ایسی ترمیم کرتے ہیں کہ مفہوم کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے۔

اسلام میں میوزک کی کوئی گنجائش نہیں ہے اسی طرح دف بھی صرف چھوٹی بچیوں کے لیے جائز ہے۔ کئی ٹی وی چینلز پر ساز کے ساتھ نعتیں دکھائی جاتی ہیں یہ قطعاً حرام ہے۔ اسی طرح محافل نعت میں کئی دف والی پارٹیاں اپنے فن کا مظاہرہ کر رہی ہوتی ہیں جو بالکل ناجائز ہے۔ اسی طرح گانوں کی طرز پر نعتیں پڑھنا بھی انتہائی غلط کام ہے۔ خصوصاً مشہور گانوں کی طرز پر نعت پڑھنا تو بہت ہی غلط ہے۔ اس لیے کہ جونہی اس گانے کی طرز لگائی جاتی ہے تو ذہن اس گانے کی طرف چلا جاتا ہے۔ پاکستان کے مشہور نعت خواں ارباب ظفر اللہ سے جب سوال کیا گیا کہ آجکل اکثر لوگ گانوں کی طرز پر اور موسیقی کے ساتھ نعت پڑھتے ہیں یہ کہاں تک جائز ہے؟ تو انہوں نے

اس بات کو بخوبی جانتے ہیں۔ پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب لکھتے ہیں! "نعت کو حب رسول ﷺ کے جذبہ کو ابھارنے اور پھر اسے اطاعت رسول ﷺ میں بدل ڈالنے کے وسیلے کے طور پر اختیار کیا گیا تھا مگر اب بعض لوگوں کا مشن اور مقصد نذرانے وصول کرنے اور سستی شہرت پانے کی خاطر نعت خوانی کا پیشہ اپنانے کا ہو چلا ہے۔ ایسے میں ضرورت اس امر کی ہے کہ محافل نعت کرانے والے لوگ ایسے لوگوں کو نہ بلائیں جو حب رسول سے عاری محض پیشہ ور گلوکار ہوں اور جنہیں محفل میں حب رسول کا رنگ بھرنے کی بجائے اپنی جیب بھرنے سے غرض ہو۔ محافل نعت و جلسہ کے لیے سیرت کے منتظمین، علما کرام اور چارہ گران اُمت سے توجہ کی درخواست اور اللہ رب العزت سے رحم بر حال اُمت کی التجا ہے۔ (اداریہ مجلہ فقہ اسلامی کراچی بابت مئی ۲۰۰۳)

معروف ثنا خواں جناب اختر قریشی نے ایک سوال کے جواب میں کہا! دراصل نعت خوانی میں پروفیشنل ازم آ گیا ہے جس سے بعض افراد گمراہ بھی ہو رہے ہیں۔ اس سے ایک تو اچھی محفل والے پیچھے رہ جاتے ہیں، انکی حوصلہ شکنی ہوتی ہے اور جو تقدس نعت رسول مقبول ﷺ کا ہے وہ قائم نہیں رہتا۔ نعت خوانی بھی ایک بزنس بن گئی ہے یہ کہیں تو بے جا نہ ہوگا"۔ (روزنامہ نوائے وقت میگزین ص ۱۲، ۲۱ اگست ۲۰۱۱)

ابتدا میں تو نعت خوان محبت وعقیدت سے ہی اس میدان میں آتے ہیں لیکن جب اس کے اسرار و رموز کو سمجھ لیتے ہیں اور ان کو اہمیت ملنے لگ جاتی ہے تو وہ رفتہ رفتہ بھاری ہو جاتے ہیں اور اپنی اہمیت وحیثیت کو کیش کرانے کے چکر میں پڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ پھر محبت وعقیدت کو بھول جاتے ہیں اور لالچ اور حرص کی دلدل میں پھنس جاتے ہیں۔ حیلوں بہانوں سے منتظمین محفل سے زیادہ سے زیادہ پیسہ نکالنے کی کوشش میں لگ جاتے ہیں۔ پھر یہ نوبت آ جاتی ہے کہ معاوضہ طے کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اس کے لیے وہ باقاعدہ ہر علاقے میں اپنے ایجنٹ بنا لیتے ہیں جو لوگوں کا ذہن بناتے ہیں کہ "عاشق رسول ﷺ" کی خدمت کتنی کرنی ہے۔ اگر معاوضہ بھی تھوڑا مناسب سا طے کر لیتے تب بھی خیر تھی لیکن اب تو بعض لوگ لاکھوں روپے ایڈوانس لے کر اور بن سنور کر سٹیج پر رونق افروز ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں بڑے بڑے نام نہاد ثنا خوانوں نے جو اودھم مچا رکھا ہے وہ افسوس ناک ہی نہیں شرمناک بھی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ: زید نے اپنے پانچ روپے فیس مولود شریف کی پڑھوائی کے مقرر کر رکھے ہیں۔ بغیر پانچ روپے فیس کے کسی کے یہاں جاتا نہیں۔ تو آپ علیہ

الرحمہ نے جواب دیا! ''زید نے جو اپنی مجلس خوانی خصوصاً راگ سے پڑھنے کی اُجرت مقرر کر رکھی ہے ناجائز و حرام ہے۔ اس کا لینا اسے ہرگز جائز نہیں۔ اس کا کھانا صراحتاً حرام کھانا ہے۔ اس پر واجب ہے کہ جن جن سے فیس لی ہے یاد کر کے سب کو واپس دے۔ وہ نہ رہے ہوں تو ان کے وارثوں کو پھیرے۔ پتہ نہ چلے تو اتنا مال فقیروں پر تصدق کرے۔ اور آئندہ اس حرام خوری سے توبہ کرے تو گناہ سے پاک ہو۔ اول تو سید عالم ﷺ کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات و اجل عبادات سے ہے اور طاعت و عبادات پر فیس لینی حرام۔۔۔ ثانیاً بیان سائل سے ظاہر کہ وہ اپنی شعر خوانی و زمزمہ سنجی کی فیس لیتا ہے یہ بھی محض حرام۔ فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے گانا اور اشعار پڑھنا ایسے اعمال ہیں کہ ان میں سے کسی پر اُجرت لینا جائز نہیں''۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۳، ص ۷۲۴، ۷۲۵، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بعض نعت خوان معاوضہ طے کرتے کے ساتھ ساتھ انتظامیہ کو اس بات کا بھی پابند بناتے ہیں کہ سٹیج پر خدمت زیادہ سے زیادہ ہو۔ پھر جب تک نوٹوں کی برسات جاری رہتی ہے نعت خوانوں کی ثنا خوانی جاری رہتی ہے پھر فرمائشی پروگرام شروع ہو جاتا ہے۔ یہ فلاں کی فرمائش ہے اور یہ فلاں کی۔ بعض اوقات یہ فرمائش خود ساختہ ہوتی ہیں۔ مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ میں ۶ نومبر ۲۰۱۰ء کو جلسہ دستار فضیلت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا تھا! ''ہمارے چھچھورے لوگ یہاں ہوں، امریکہ میں ہوں، یو کے میں ہوں نئے نئے نوٹ لے کر آتے ہیں اور یوں پھینکتے ہیں کہ وہ (نعت خواں) بھی کہتا ہے کہ یہ شعر شاہ صاحب کی نذر ہے، یہ شعر علامہ صاحب کی نذر ہے۔ یہ چودھری صاحب کی نذر ہے، سیٹھ صاحب کی نذر ہے۔ اللہ کے رسول کی نذر نہیں ہے ناں کہ وہاں سے نوٹ نہیں آرہے اور جو جتنا شعر خلاف شرع ہوگا اتنا آپ داد دیں گے''۔

اسی خطاب میں مفتی صاحب نے فرمایا تھا! ''انگلینڈ میں بھی بلایا جاتا ہے۔ میلے لگتے ہیں، ایک ایک نعت خواں، ان حضرات (علماء) کے ہوتے ہوئے یہ ذمہ دار ہیں اور میں وہاں بھی جا کر پیغام دیتا ہوں اور یہ اللہ کے سامنے پکڑے جائیں گے۔ ایک ایک آرٹسٹ نعت خواں 50.000 پاؤنڈ 75.000 پاؤنڈ لے کر آتا ہے۔ جس کے معنی ایک کروڑ روپے ہیں۔ وہ دین کو پلٹ کے کیا دیتا ہے۔ اور میرے نعت خواں دوست بھی مجھ سے بہت ناراض ہیں لیکن رب کی رضا چاہیے اور اپنے آقا کی رضا چاہیے اور میں عمر کے اس حصے میں ہوں کہ بندے کو عاقبت کی فکر کرنی چاہیے بندوں کی نہیں کرنی چاہیے''۔

اس پیشے کو اتنا عروج ملا ہے کہ کئی نعت خوانوں نے اپنی نوکریاں چھوڑ دی ہیں۔ جب ایک دو پروگراموں میں ہی ایک تنخواہ کے برابر یا زیادہ پیسے مل جائیں تو نوکری کی پابندی کی کیا ضرورت ہے؟۔ معروف نعت خواں ارباب ظفر اللہ سے جب سوال کیا گیا کہ نعت خوانی کے لیے رقم لینا کہاں تک جائز ہے تو انہوں نے جواب دیا: ''حضور نبی کریم ﷺ کی ثناخوانی کو پیشہ نہیں بنانا چاہیے۔ کیونکہ نعت خوانی کے فروغ میں سب سے بڑی رُکاوٹ پروفیشنلزم ہے''۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد مورخہ ۱۹ اپریل ۲۰۰۲ء)

حضور شہنشاہ بغداد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پرانوار کے سجادہ نشین کے فرزند اور آپ کی آل پاک میں سے ایک شہزادے سید ہاشم الدین گیلانی دامت برکاتہم نے پاکستان و دیگر مسلم ممالک میں نعت خوانی کے ماحول میں فرق کے حوالے سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ!''میں نے محسوس کیا ہے کہ اگرچہ پاکستان میں بہت سی نعتیہ تنظیمیں اور نعت خواں ہیں مگر یہاں مذہب اور محبت والا معاملہ کم ہے۔ لوگوں کا رجحان مال کی طرف زیادہ ہے جبکہ دیگر ممالک اسلامیہ میں حالت برعکس ہے۔ وہاں محبت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے''۔ (نعت نیوز رپورٹ، ص ۵۵، اگست ۲۰۰۶ء، کراچی)

رنگ برنگے لباس اور بناؤ سنگھار: اسلام میں اچھا اور خوبصورت لباس پہننے پر کوئی پابندی نہیں ہے اسی طرح قیمتی لباس استعمال کرنا بھی بالکل جائز ہے۔ لیکن ہمارے نعت خوانوں میں جس طرح رنگ برنگے لباس پہننے کا رواج ہوگیا ہے یہ بڑا ہی معیوب سا لگتا ہے۔ نیلے، پیلے، کالے اور سرخ رنگ کی قمیضیں ہیں تو اس کے برعکس دوسرے رنگوں کی شلواریں ہیں۔ اسی طرح ہرے بھرے مختلف رنگوں کے عمامے یا فینسی ٹوپیاں سر پر رکھی ہوئی ہیں۔ اسی مماثلت سے اوپر ویسکوٹ پہنی جاتی ہیں۔ اس طرح کے لباس مختلف ٹی وی چینلز نے متعارف کرائے ہیں اور اب دیکھا دیکھی ہر ایک نعت خواں اسی رنگ میں رنگ گیا ہے۔ چنانچہ ممتاز نعت گو شاعر ماہنامہ ارمغان حمد کراچی کے ایڈیٹر جناب طاہر حسین طاہر سلطانی لکھتے ہیں!''نعت خوانوں کو ایسے رنگ برنگے لباس پہنائے جارہے ہیں جسے شرفا قطعاً پسند نہیں کرتے۔ ایک مرتبہ ہم حضرات صبا اکبرآبادی کے فرزند ممتاز شاعر پروڈیوسر جی۔ ایم نیشنل ٹی وی خواجہ تاجدار عادل کے آفس میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک نعت خواں واہیات قسم کا لباس پہنے ہوئے آفس میں داخل ہوا جسے دیکھ کر خواجہ تاجدار عادل کے چہرے کا ایک رنگ جارہا تھا ایک آرہا تھا۔ تاجدار صاحب نے نعت خواں سے نہایت ادب سے کہا کہ آپ یہاں سے چلے جائیں۔ اس وقت میں آپ سے کوئی بات نہیں کروں گا۔ وہ نعت خواں چلا گیا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ نے اس کا مدعا سنے بغیر واپس کیوں

خوانی کو ذریعہ ثواب سمجھ کر محافل نعت کا اہتمام کر رہے ہیں۔ ہمارے ہی نعت گو شعرا کا کلام، ہمارے ہی نعت خوانوں کی پڑھی ہوئی نعتیں، انہی کی سر اور انداز میں پیش کرتے نظر آتے ہیں۔ بس فرق صرف یہ ہے کہ ہمارے نعت خوان ندائیہ صلوٰۃ سلام سے آغاز کرتے ہیں اور یہ لوگ اس سے کنی کتراتے ہیں۔ اس لیے کہ یا رسول اللہ کی صدا لگانے سے یہ لوگ گھبراتے ہیں۔ پھر جن اشعار میں علم غیب، حاضر و ناظر یا حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قدرت و اختیار کی بات ہوتی ہے ان اشعار کو چھوڑ دیتے ہیں یا پھر بدل دیتے ہیں۔

عہد حاضر میں محافل نعت کا انعقاد اتنی کثرت اور اہتمام سے ہو رہا ہے کہ عہد ماضی میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ بڑے بڑے خوبصورت اشتہار، دعوتی کارڈ، بینرز، عظیم الشان سٹیج لوگوں کے بیٹھنے کیلیے بہترین انتظام، اعلیٰ ساؤنڈ سسٹم کے علاوہ لنگر کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ اور بعض محافل میں شرکائے محفل کو بذریعہ قرعہ اندازی عمرے کے کئی کئی ٹکٹ بھی دیئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ دور و نزدیک سے کھچے چلے آتے ہیں اور جلسہ گاہ میں جگہ کم پڑ جاتی ہے۔ ساری ساری رات لوگ نعت خوانوں کو سنتے ہیں انہیں داد و امداد سے بھی نوازتے ہیں۔ بقول پروفیسر مفتی منیب الرحمن صاحب! ''نعت ہمارا عقیدہ ہے، نعت ہماری عقیدت ہے، نعت ہمارا ایمان ہے، نعت ہمارے لیے جان ایمان ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے''۔

؎ حسن کون و مکاں آپ کی نعت ہے　　　ظلمت دہر میں روشنی نعت ہے

لیکن مروجہ محافل نعت میں منتظمین محفل، نقیبان ذی وقار اور ثنا خوان حضرات کی وجہ سے بہت سی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں جن کے بارے میں علمائے اہل سنت اور باشعور حضرات گاہے گاہے باہمی گفت و شنید میں اظہار خیال کرتے نظر آتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کا ذکر ملاحظہ فرمائیں:

کُل دین بنا لینا: سب سے بڑی خرابی تو یہ پیدا ہوئی ہے کہ ہم نے محافل نعت کو کل دین بنا لیا ہے۔ دوسرے تمام اعمال سے بڑھ کر ہم نے نعت کو اہمیت دے دی ہے۔ اس لیے اگر محفل نعت کا اہتمام کیا جائے تو اس حوالے سے لوگ دل کھول کر تعاون کرتے ہیں لیکن اگر کسی اور دینی کام کے لیے معاونت کی اپیل کی جائے تو ہاتھ کھینچ لیتے ہیں یا بڑی کنجوسی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مولانا مفتی منیب الرحمن صاحب نے بھی اس کو محسوس کیا ہے اور فرمایا کہ! ''آج اگر دس آرٹسٹ نعت خوانوں کے پوسٹر لگا کر چندہ لینے جائیں کہ محفل نعت ہے تو سب دے دیں گے۔ اگر یہ کہا جائے کہ اس مدرسے کی بنیاد ڈالنی ہے تو

سیٹھ صاحب کے پاس پھر نہیں ہے، مسجد کے لیے چاہیے تو نہیں ہے"۔ (ماہنامہ فیضان مصطفی فروری ۲۰۱۱ء، ص ۲۱)

مفتی صاحب نے تو دس نعت خوانوں کے پوسٹر کی بات کی ہے لیکن میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ ایک پوسٹر پر ایک ہی مہمان نعت خوان کا نام تھا تو تقریباً 80 ہزار روپے میزبان دوستوں نے اکٹھے کر لیے لیکن ہم نے مجلہ "البرھان الحق" کے اجراء کے وقت بہت سے دوستوں اور بزرگوں سے رابطہ کیا لیکن 15 ہزار روپے بھی جمع نہ ہو سکے۔ آج ہماری نوجوان نسل نے محافل نعت کو اوڑھنا بچھونا بنا لیا ہے۔ ہماری ساری توانائیاں محافل نعت کے انعقاد پر صرف ہو رہی ہیں۔ ہمارے مدارس اور مساجد ویران ہیں۔ ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے کافی عرصہ قبل اس جانب توجہ مبذول کرائی تھی۔ چنانچہ "فقہ اسلامی" کے ایک اداریہ میں [کچھ علاج اسکا بھی اے چارہ گراں ہے کہ نہیں] کے عنوان سے لکھتے ہیں! "محافل نعت خوانی کا رواج کچھ عرصہ سے محافل ذکر و بیان پر غالب آ گیا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ مقررین کی تقاریر میں سامعین کی دلچسپی کا سامان نہیں رہا۔ سامعین کا ذوق بدل گیا ہے اور نثر کی بجائے نظم کے انداز میں اپنی اصلاح کا زیادہ سامان محسوس کرنے لگے ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چوبیس گھنٹے مسلسل ٹی وی اور ریڈیو سے نشر ہونے والے نغموں نے عوام کا مزاج ایسا تغماتی بنا دیا ہو کہ وہ طرز اور لے کے بغیر کوئی بات سننا پسند نہ کرتے ہوں؟ سبب خواہ کچھ بھی ہو یہ تو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس وقت ایک خاص مکتبہ فکر میں یہ رجحان عام ہو گیا ہے کہ لاکھوں روپے کے خرچہ سے محفل کرائیں گے اور مقرر اگر مفت میں بھی تقریر سنانا چاہے تو نہیں سنیں گے۔ اور تو اور نثر جن کا اوڑھنا بچھونا ہے اور تحریر و تقریر جن کا پیشہ ہے وہ بھی محفل نعت کرانے کو جلسہ سیرت النبی ﷺ پر ترجیح دیتے ہیں وجہ پوچھو تو ایک ہی ہے کہ محفل نعت میں مزا اور لوگ زیادہ آتے ہیں اور جلسہ و تقریر میں نہیں آتے۔ کیا اس سبب سے اب محافل وعظ و تذکیر کی بساط لپیٹ دی جائے گی کہ لوگوں کا رجحان نہیں رہا۔ اس کا کچھ مداوا بھی ممکن ہے"۔ (اداریہ مجلہ فقہ اسلامی کراچی شمارہ مئی ۲۰۰۳ء)

نعت خوانی بطور پیشہ اور معاوضہ طے کرنا : حضور ﷺ کی نعت خوانی اگر خلوص نیت سے کی جائے تو یقیناً مستحسن اور کار ثواب ہے لیکن محافل نعت کا رواج عام ہو جانے سے اکثر نعت خوانوں نے اسے پیشہ بنا لیا ہے۔ بقول مفتی منیب الرحمٰن صاحب ہماری قوم نے ایک آرٹسٹ کلاس پیدا کر دی ہے جس کو آقا ﷺ کی ثنا خوانی سے کوئی غرض نہیں ہے بلکہ صرف پیسہ بٹورنا مقصود ہے۔ یہ حضور ﷺ کے عاشق نہیں بلکہ پیسوں کے عاشق ہیں۔ جن لوگوں کو ایسے لوگوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے وہ

بڑے ادب اور محبت سے رکھ دیا جائے۔ لیکن ہوتا کیا ہے کہ اگر کسی نے ۵۰ روپے دینے ہیں تو پہلے تو وہ اس کی ریزگاری حاصل کرے گا اور پھر سٹیج پر جا کر اس طرح پھینکے گا کہ بکھر کر گریں گے یا کیمرے کے سامنے کھڑے ہو کر ایک ایک کر کے نوٹ پھینکے گا کہ لوگ دیکھ لیں۔ کراچی کے معروف نعت گو شاعر جناب طاہر حسین طاہر سلطانی مدیر ماہنامہ ارمغان حمد لکھتے ہیں! ''محفل میں نذرانہ دینے کے غیر مہذب انداز بھی دیکھنے میں آئے ہیں۔ مثلاً ایک صاحب اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے نعت خواں کی جانب نوٹ پھینکتے ہیں جیسے اسے پتھر مار رہے ہیں۔ ایک صاحب کا انداز تو بڑا ہی عجیب وغریب ہے۔ وہ نوٹ کی گڈی کو چھت پر لگے ہوئے پنکھے پر مارتے ہیں۔ ایک آواز گڈی کی پنکھے پر لگنے کے بعد پیدا ہوتی ہے تو دوسری آواز جب نوٹ بکھر کر پنکھے سے ٹکراتے ہیں تو پھر کبوتروں کی مانند پھڑ پھڑاہٹ ہوتی ہے۔ ایک صاحب کو دیکھا گیا ہے کہ ایک نوٹ کو تمام سامعین میں لے کر جاتے ہیں یعنی وہ ان حضرات کو مجبور کرتے ہیں کہ آپ بھی کچھ نوٹ نکالیں۔ بات یہ ہے کہ جب آپ کو کوئی شعر پسند آئے تو آپ خود جائیں اور بصد ادب، صاحب مسند یا پھر نعت خواں کو اپنا نذرانہ پیش کریں۔ آپ کی پسند سے دوسروں کا کیا تعلق'' ۔ (ارمغان حمد اداریہ شمارہ ۳۲،۳۳، اکتوبر، نومبر ۲۰۰۶ء)

یہی طاہر حسین طاہر سلطانی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں! ''محافل میں نعت خوانوں کے ایجنٹوں سے ہوشیار رہیں۔ یہ ایجنٹ نوٹوں کی گڈیاں لے کر موجود ہوتے ہیں اور جب ان کا نعت خواں نعت خوانی کرتا ہے تو ان ایجنٹوں کا کردار شروع ہو جاتا ہے اور یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک ان کا منظور نظر نعت خواں پڑھتا رہتا ہے۔ نعت خوانوں کو نذرانہ پیش کرنے کے کچھ آداب ہیں۔ خدارا! ان آداب کو پامال نہ کریں۔ نذر پیش کرنے کے لیے ہمیں بزرگان دین کی پیروی کرنی چاہیے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ محافل میں چند عجیب وغریب انسان ادب وآداب کو ملحوظ نہیں رکھتے۔ اللہ رب العزت ایسے لوگوں کو نیک ہدایت دے'' ۔ (اداریہ ماہنامہ ارمغان حمد کراچی شمارہ ۱۹، جولائی ۲۰۰۵ء)

اگر ایجنٹ نہ ہوں تو کئی دوستی یاری نبھانے والے موجود ہوتے ہیں جو طرح طرح کے ڈرامے کرتے نظر آتے ہیں۔ امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری لکھتے ہیں! ''سب کے سامنے اٹھ اٹھ کر نوٹ پیش کرنے والا اپنے ضمیر پر لازمی غور کرلے کہ اگر اس سے کہا جائے سب کے سامنے بار بار کے بجائے نعت خوان کو چپکے سے اکٹھی رقم دے دیجئے کہ حدیث پاک ہے'' پوشیدہ عمل ظاہری عمل سے ستر گناہ افضل ہے'' ۔ (کنز العمال ج اول ص ۳۴۸ حدیث ۱۹۲۹) تو وہ چپ

بھیج دیا؟ خواجہ تاجدار عادل نے کہا کہ یہ نعت خواں ہیں کہ جنھیں دیکھ کر شرم آئے۔ آپ نے اس کا بیہودہ لباس دیکھا۔ ایسے نام نہاد نعت خوانوں کو اللہ تعالیٰ عقل سلیم عطا فرمائے۔ خدارا! اپنے کردار و لباس سے دوسرے نعت خوانوں کو بدنام نہ کریں۔ سیرت نبوی کے مطابق زندگی گزاریں۔ رسول کریم حضور پرنور آنحضرت ﷺ نے سفید رنگ کا لباس پسند فرمایا ہے۔ نعت خوانوں کو چاہیے کہ سفید رنگ کو ترجیح دیں یا پھر ہلکے کریم، انگوری، آسمانی رنگ استعمال کریں"۔ (طاہر باتیں ص ۱۳۷ مطبوعہ جہان حمد پبلیکیشنز کراچی)

حضور ﷺ کے ثنا خوانوں کو ایسا لباس استعمال کرنے سے پرہیز کرنا چاہیے جس پر لباس شہرت کا اطلاق آئے۔ کیونکہ لباس شہرت کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ! [جو دنیا میں لباس شہرت پہنے گا اللہ تعالیٰ آخرت میں اسے ذلت وخواری کا لباس پہنائے گا۔ جس کے شعلوں کے اندر وہ جہنم میں جھلسے گا]۔ ویسے بھی بینڈ بجانے والوں اور حضور ﷺ کے ثنا خوانوں کے لباس میں فرق ہونا چاہیے۔ عمامہ شریف کا استعمال بہت اچھی چیز ہے لیکن اسے فیشن کے لیے نہیں بلکہ سنت کے طور پر اختیار کرنا چاہیے، بعض نعت خواں اتنا بناؤ سنگھار کرکے آتے ہیں کہ یوں لگتا ہے کہ حضرت ابھی بیوٹی پارلر سے ہو کر آئے ہیں۔ چنانچہ ممتاز نعت گو شاعر اور کئی سالوں تک محافل کی نقابت کرنے والے پروفیسر محمد اکرم رضا لکھتے ہیں!" وضو اور پاکیزگی کو ایک طرف رکھ دیا گیا۔ بننے سنورنے پر وقت صرف ہونے لگا۔ نعت خواں ایئر کنڈیشنڈ کمرے میں ہے سٹیج پر بار بار اعلان ہو رہا ہے مگر اندر بناؤ سنگھار جاری ہے۔ جگمگاتا، چمکتا لباس جس پر کثرت سے کڑھائی کا اہتمام کیا گیا ہے، کڑھائی والی ویسکوٹ، شیشوں سے جگمگاتی ہوئی ٹوپی، خوشبوؤں سے بسا ہوا جسم معطر۔ اسٹیج کی طرف آتے ہیں تو عاجزی سے نہیں بلکہ نمائش کی چیز بن کر غرور و طمطراق سے۔ کسی ایک پر کیا موقوف، اسٹیج پر تو مقابلہ حسن مہوشاں کا سماں ہوتا ہے"۔ (نعت نیوز کراچی ص ۸، اگست ۲۰۰۶ء)

نذرانہ دینے کا بھونڈا انداز: میں اس بحث میں نہیں پڑتا کہ دوران نعت نذرانہ وغیرہ دینا جائز ہے یا نہیں۔ لیکن جس انداز سے نوٹ پھینکنے کا رواج ہو گیا ہے (اور افسوس کی بات تو یہ ہے کہ نوٹ صرف نعت خوانوں پر ہی نہیں بلکہ خوش نوا واعظین پر بھی پھینکے جاتے ہیں۔ بڑے بڑے علماء کرام اور مفتیان عظام اس انداز کو ناپسند کرتے ہیں۔ مگر منع نہیں کرتے) وہ انداز بڑا بھونڈا اور نامناسب ہے۔ یقیناً وہ ریاکاری اور نمود و نمائش کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اس عمل کے ذمہ دار نعت خواں اور عوام دونوں ہیں۔ اگر نعت خواں کو یا واعظ کو کچھ نذرانہ پیش کرنا ہے تو چاہیے کہ جتنا دینا ہے وہ سٹیج پر جا کر

پر اے جنت طواف کر میرا — کہ میرے دل میں حضور رہتے ہیں

کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔ اسی کو کہتے ہیں کہ چھوٹا منہ اور بڑی بات۔ ذرا اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ کیا یہ درست ہے؟۔ ایک محفل میں ایک نعت خواں نے یہ شعر پڑھا کہ۔

کون ہے یہ دیوانہ، کس کا ہے یہ دیوانہ — حشر میں بھی کہتا ہے جانا ہے مدینے میں

پھر مصرعہ ثانی میں ترمیم کی کہ یوں پڑھنا چاہیے۔

خلد میں بھی کہتا ہے جانا ہے مدینے میں

میں نے کہا کہ کاش اسے پتہ ہوتا کہ خلد کیا ہے اور اس کی فضیلت واہمیت کیا ہے تو یہ ہرگز یہ جرأت نہ کرتا۔ دوسری بات یہ کہ جب خود آقا علیہ السلام جنت میں ہوں گے تو یہ دیوانہ مدینے میں جا کر کیا کرے گا۔ مدینہ منورہ میں بیٹھ کر حضور علیہ السلام نے صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی عشرہ مبشرہ کو بشارت دی حسنین کریمین کو بشارت دی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہ کو بشارت دی تو کسی نے یہ نہیں عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں تو مدینہ میں ہی رہنا چاہتا ہوں۔ حالانکہ وہ ہم سے بہت بڑے اور سچے عاشق تھے۔

غیر شرعی کلام :اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ نعت گوئی کے بارے میں فرماتے ہیں!''حقیقتاً نعت شریف لکھنا بڑا مشکل کام ہے جس کو لوگوں نے آسان سمجھ لیا ہے۔ اس میں تلوار کی دھار پر چلنا ہے۔ اگر بڑھتا ہے تو اُلوہیت میں پہنچ جاتا ہے اور کمی کرتا ہے تو تنقیص ہوتی ہے۔ البتہ حمد آسان ہے کہ اس میں صاف راستہ ہے، جتنا چاہے بڑھ سکتا ہے۔ غرض حمد میں اصلاً حد نہیں اور نعت شریف میں دونوں جانب سخت حد بندی ہے''۔ (ملفوظات حصہ دوم ص ۲۲۷)

بعض لوگ جنہیں تھوڑی سی قافیہ ردیف کی سُدبُد حاصل ہو جاتی ہے وہ شاعری شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ نعت لکھنے کے لیے اصول شاعری کے ساتھ ساتھ وسیع و وقیع مطالعہ کی بھی ضرورت ہے ورنہ ٹھوکر کھانے کا شدید خدشہ ہوتا ہے۔ یہ اتنا نازک میدان ہے کہ عام پڑھے لکھے تو رہے ایک طرف اچھے پڑھے لکھے لوگوں نے بھی ٹھوکر کھائی ہے۔ بانی مدرسہ دیوبند ''مولوی قاسم نانوتوی'' کا ایک شعر ملاحظہ فرمایئے جسے سرخیل علمائے دیوبند ''مولوی رشید احمد گنگوہی'' نے اپنے خطبات میں تحریر کیا ہے۔

گرفت ہوگی تجھے ایک بندہ کہنے پر — جو ہو سکے بھی خدائی کا اک تری انکار

یعنی اگر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدائی کا انکار ممکن بھی ہو تو پھر بھی آپ کو بندہ کہنے پر گرفت یقینی

ہوتا جو قیمت آپ نے طے کی ہے یہ صحابہ کرام کو تو معلوم ہی نہ تھی ورنہ کاہے کو گردنیں کٹاتی پڑیں"۔ (ماہنامہ فیضان مصطفیٰ، واہ کینٹ، ص ۴۰، ماہ شعبان، فروری ۲۰۱۱ء)

قبلہ مفتی صاحب نے اوپر جس شعر پر گرفت فرمائی ہے اسی طرح کا ایک شعر ہماری محافل نعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں پڑھا جاتا ہے۔

بے کرنی ہوئے عبادت کر تصور علی دا ۔۔۔ سراں دا کعبہ مکے دے وچ اے دلاں دا کعبہ علی علی اے

وہ قباحت جو مفتی صاحب نے مذکورہ بالا شعر میں بیان فرمائی ہے وہ اس شعر میں بھی بدرجہ اولی موجود ہے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ بقول منظور عباس ازہر۔

بھول جاتے ہو ترنم میں تقدس نعت کا ۔۔۔ یہ بھلا کیسی عقیدت ہے نبی کی ذات سے

مقام افسوس ہے کہ ہمارے لوگ جب محفل نعت میں بیٹھتے ہیں تو شاید عقل و شعور کی کھڑکیاں بند کر کے بیٹھتے ہیں۔ انھیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ نعت خواں کیا سے کیا کہہ گیا ہے۔ جھٹ سے سبحان اللہ، ماشاء اللہ کی صدا بلند کر دیتے ہیں یا نعرہ داغ دیتے ہیں۔ محترم سید بادشاہ تبسم بخاری صاحب مدیر مجلہ "البرھان الحق" فرماتے ہیں کہ فتح جنگ کے نواحی گاؤں میں محفل نعت تھی۔ بطور مہمان انھیں بھی دعوت تھی۔ ایک معروف نعت خواں آیا اور اس نے یہ رباعی پڑھی۔

درز ہرا پہ یہ جبریل نے اکثر سوچا ۔۔۔ پیغام کسے دوں یہ سارے ہیں محمد

شاہ صاحب کھڑے ہو گئے اور نعت خواں سے کہا کہ یہ غلط پڑھ رہے ہو، یہ کفریہ اشعار ہیں لیکن مغرور نعت خواں نے ایک نہ سنی اور کہنے لگا کہ بزرگو آپ بیٹھ جائیں۔ جب انہوں نے اس پر اصرار کیا تو سامعین نے بھی کہا کہ چھوڑیں جی آپ، پڑھنے دیں۔ سٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء میں سے کسی نے بھی شاہ صاحب کی تائید نہ کی۔ چنانچہ شاہ صاحب اکیلے محفل کا بائیکاٹ کر کے چلے گئے۔ حالانکہ یہ اشعار معروف شاعر محسن نقوی کے ہیں جو کہ اہل تشیع ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق شاید ٹھیک ہوں مگر اہل سنت کے عقیدے کے مطابق یہ کفریہ ہیں۔ اس لیے کہ محمد ﷺ کائنات میں ایک ہی ہیں۔ اور اس طرح کے ناجائز کلام سننا سخت گناہ ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں! "وہ پڑھنا سننا جو منکرات پر مشتمل ہو، ناجائز ہے۔ جیسے روایات باطلہ و حکایات موضوعہ و اشعار خلاف شرع خصوصاً جن میں توہین انبیاء و ملائکہ علیہم السلام ہو کہ آجکل کے جاہل نعت خوانوں کے کلام میں بلائے عظیم بکثرت

جواب دیا!'' گانوں کی طرز اور موسیقی کے ساتھ نعت خوانی سے حضور نبی کریم ﷺ کی ثنا خوانی کا تقدس برقرار نہیں رہتا۔اس میں ادب کی بجائے بے ادبی کا عنصر شامل ہو جاتا ہے۔ میوزک کے ساتھ نعت پڑھنے والا ثواب کی بجائے الٹا عذاب کماتا ہے۔لہذا میوزک کے ساتھ نعت خوانی ناجائز اور غلط ہے''۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد مورخہ ۱۹ اپریل ۲۰۰۲ء)

جنت کی تنقیص و تحقیر: آجکل بعض لوگ محفل نعت میں ایسے ایسے اشعار پڑھ جاتے ہیں کہ جن میں جنت کی تنقیص اور تحقیر کی گئی ہے۔اگرچہ یہ شعراء کی غلطی ہے اور افسوس کی بات ہے کہ بعض بزرگوں سے بھی والہانہ پن میں یہ سہو ہو گیا ہے لیکن سٹیج پر پڑھنے والوں کو چاہیے کہ ایسے اشعار بالکل نہ پڑھیں جن میں جنت کی ناقدری کا شائبہ ہے۔یہ بہت بڑی ناشکری اور کفران نعمت ہے۔علامہ غلام رسول سعیدی نے ''تبیان القرآن'' میں ایسے لوگوں کی خوب خبر لی ہے چنانچہ فرماتے ہیں!'' سب سے عظیم نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس کی رضا ہے جاہل شعراء اور جعلی اور بناوٹی صوفیاء جنت کی بہت تحقیر کرتے اور اللہ تعالیٰ کے دیدار اور اس کی رضا کی اہمیت بیان کر کے جنت کی طلب کو بہت گھٹیا اور بہت خسیس کہتے ہیں۔حالانکہ قرآن وحدیث میں جنت کی بہت فضیلت ذکر فرمائی ہے اور اس کی طلب کی ترغیب دی ہے اور جنت کو طلب کرنے کا حکم دیا ہے۔نبی ﷺ نے خود بھی جنت کا سوال کیا ہے اور ہمیں بھی جنت الفردوس کی دعا کرنے کا حکم دیا ہے اور لوگ کہتے ہیں دنیا کا طلب گار مؤنث ہے اور جنت کا طلب گار مخنث (ہیجڑا) ہے اور مولیٰ کا طلب گار مذکر ہے۔اسی طرح یہ لوگ مدینہ منورہ کی طلب کے مقابلہ میں بھی جنت کی طلب کو گھٹیا اور خسیس کہتے ہیں۔ان کے اس قسم کے اشعار ہوتے ہیں

تیری میری چاہ میں زاہد بس اتنا فرق ہے   تجھ کو جنت چاہیے مجھ کو مدینہ چاہیے

حالانکہ رسول اللہ ﷺ جس جگہ آرام فرما ہیں وہ بھی جنت کا ایک ٹکڑا ہے اور آخرت میں بھی آپ جنت میں ہوں گے تو حضور ﷺ کی قیام گاہ اول آخر جنت ہی ہے۔تو پھر جنت کو مدینہ کے مقابلہ میں کیوں گھٹیا کہا جاتا ہے اور مدینہ منورہ میں زمین کے ٹکڑے پر آپ اب تشریف فرما ہیں یہ آپ کی عارضی قیام گاہ ہے اور آپ کی دائمی قیام گاہ جنت ہے''۔ (تبیان القرآن جلد ہفتم ص ۲۲۱)

کئی نعت خوانوں سے سنا گیا ہے کہ

اے جنت تجھ میں حور و قصور رہتے ہیں   میں نے مانا کہ ضرور رہتے ہیں

کریں۔ اگر محفل نعت جو کہ حضور ﷺ کی محبت میں منعقد کی جاتی ہے اس کی وجہ سے فرض نماز قضا ہو جائے تو بڑے ہی شرم کی بات ہے۔ اس حوالے سے مفتی اہل سنت حضرت علامہ مفتی منیب الرحمٰن صاحب نے فرمایا! ''مجھے یہاں چکوال، جہلم سائیڈ پر پتا چلا کہ نعت رات کو چلی، فجر کی آذان ہوئی، چلتی رہی کوئی پیر صاحب تھے، بھائی نماز کے لیے وقفہ کرلو تو انہوں نے کہا کہ ردھم ٹوٹ جائے گا۔ یہاں تک کہ سورج نکل گیا۔ نماز چلی گئی اور جیسے آپ کے کہا جاتا ہے کہ کہو سبحان اللہ، سبحان اللہ بھی ہوتا رہا۔ بتاؤ یہ عشق رسول ہے کہ ۵۰۰ آدمی محفل میں رات ۱۱ بجے سے لیکر صبح چار بجے تک بیٹھیں اور ۵۰۰ نماز نہ پڑھیں، ۵۰ بھی نماز نہ پڑھیں، نہ ہی عشاء کی نماز پڑھ کر آئے تھے۔ یہ عشق رسول ﷺ ہے؟ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ ان کو حیا نہیں آتی کہ اللہ کے رسول ﷺ کا کیسے سامنا کریں گے''۔ (خطاب جلسہ دستار فضیلت جامعہ رضویہ انوار العلوم واہ کینٹ ۶ نومبر ۲۰۱۰ء)

اکثر نعت خوانوں نے ڈاڑھیاں چٹ کررکھی ہیں۔ جنھوں نے رکھی ہوئی ہیں وہ حد شرع سے کم ہیں۔ بس فیشن کے طور پر ذراسی نشانی ہے۔ بعض اوقات بغیر وضو کے نعت پڑھنے کے مناظر بھی دیکھنے کو ملتے ہیں۔ نمازیں نہ پڑھنے کا تو بعض کا معمول ہے۔ خدارا ہوش کیجئے کیا مرنا نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو کیا منہ دکھاؤ گے؟

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے غالبؔ شرم تم کو مگر نہیں آتی

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ داڑھی منڈے یا مٹھی سے کم داڑھی والے سے میلاد پڑھوانا کیسا ہے۔ جواب دیا: ''ان لوگوں سے میلاد شریف نہ پڑھوایا جائے۔ تبیین الحقائق میں ہے لان فی تقدیمة تعظمه وقد وجب علیهم اهانته شرعاً۔ ترجمہ: اس لیے کہ اس کو آگے کرنے میں اس کی تعظیم ہے حالانکہ لوگوں پر شرعی طور پر اس کی توہین ضروری ہے''۔ (فتاویٰ رضویہ جلد ۲۳، ص ۶۹۱، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب نے کیا خوبصورت بات لکھی ہے! ''ہمیں نعت رسول مقبول ﷺ سے محبت ہے اور نعت خوانوں سے بھی عداوت نہیں کہ وہ تو ذکر رسول سناتے اور محافل میں جان ڈالتے ہیں لیکن کچھ عرصہ سے کچھ ڈوم اور میراثی قسم کے لوگوں نے نعت خوانوں کا روپ دھار کر اپنی بدعملی و بدکرداری سے اس مقدس پیشہ کو بدنام کر دیا ہے۔ جس کے سبب بڑے بڑے نعت خواں بھی پریشان ہیں''۔ (اداریہ ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی بابت مئی ۲۰۰۳ء)

علامہ فیض احمد اویسی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں! ''اعلیٰ حضرت امام احمد رضا قدس سرہ اور آپ کی طرح بہت بڑے مشائخ کا دستور تھا کہ داڑھی اور شرع کے مخالف اور بے وضو نعت خواں سے نعت نہیں سنتے تھے۔ فقیر اہل سنت کے باوقار علماء کرام اور ذی عزت مشائخ سے اپیل کرتا ہے کہ آپ بھی یہ کاروائی جاری فرمائیں تاکہ نعت خوانی کے دشمنوں کے منہ بند ہوں''۔ (نعت خوانی پر الحام بندی، ص ۲۰۵، قطب مدینہ پبلیکیشنز کراچی)

عالمی شہرت یافتہ نعت خواں سید فصیح الدین سہروردی سے جب یہ سوال کیا گیا کہ بحیثیت سینئر نعت خواں آپ اپنے جونیئرز کو کیا پیغام دینا چاہیں گے تو انہوں نے فرمایا! ''میں صرف یہی کہنا چاہوں گا کہ نعت خوانوں کو سنت کے مطابق سادہ لباس زیب تن کرنا چاہیے اور صحابہ کرام کی اتباع میں نعت خوانی کرنی چاہیے۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں محافل نعت کا انعقاد کرنے والوں سے بھی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ان کی ذمہ داری ہے کہ ساری رات نعت خوانی کی محفل کا اہتمام کرتے ہیں تو سامعین کو فجر کی نماز باجماعت ادا کرنے کی بھی ترغیب دیں۔ میری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ میں وقت پر نماز ادا کروں خواہ باقی سارے کام رہ جائیں۔ میں سمجھتا ہوں اگر کوئی یہ سمجھے کہ میں نماز روزے کی پابندی تو نہ کروں اور ساری رات محافل نعت میں شریک ہو کر بخشا جاؤں تو وہ احمقوں کی جنت میں رہتا ہے''۔ (نعت نیوز، کراچی، مارچ ۲۰۱۰ء)

گولڈ میڈلسٹ ثنا خواں جناب ارباب ظفر اللہ سے جب پوچھا گیا کہ نعت خوانی کے کیا آداب ہیں؟ تو انہوں نے جواب میں کہا کہ! ''حضور ﷺ کی تعریف اور ان کا ذکر سننا عین عبادت ہے۔ محفل نعت میں شریک ہونے والوں کے لیے ضروری ہے کہ ادب و احترام کے ساتھ باوضو ہو کر سنیں اور اس پیغام پر عمل کریں۔ حضور کی سیرت طیبہ پر عمل کیا جائے۔ آج کل اکثر دیکھا گیا ہے کہ ساری رات نعت خوانی کی اور سنی جاتی ہے لیکن صبح فجر کی نماز قضا کر دی جاتی ہے۔ یہ ہرگز ہرگز درست عمل نہیں ہے۔ ہمیں چاہیے کہ نماز پنجگانہ کا اہتمام کریں اور حضور ﷺ کے نقش قدم پر چلتے رہنا شعار بنائیں۔ جب ہی نعت پڑھنے اور سننے کا لطف آئے گا''۔ (روزنامہ اوصاف اسلام آباد ۱۹ اپریل ۲۰۰۲ء)

امرد لڑکوں کی نعت: وہ لڑکا جس کی ابھی داڑھی نہ اتری ہو اس کو امرد کہتے ہیں۔ امرد کا حکم عورتوں کی طرح ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے سوال کیا گیا کہ مجلس میلاد میں امردوں کو بازو بنا کر پڑھنا درست ہے یا نہیں تو آپ نے جواب میں فرمایا! ''امرد کہ اپنی خوبصورتی یا خوش آوازی سے محل اندیشہ وفتنہ ہو، خوش الحانی میں اسے بازو بنانے سے مخالفت کی

ہے۔ بالفاظ دیگر! کوئی تیری خدائی نہ بھی تسلیم کرے تب بھی تجھے بندہ نہیں کہا جاسکتا ورنہ گرفت ہو گی۔ یہ عقیدہ توحید ورسالت سے کس قدر نا آشنائی ہے۔

(امام نعت گویاں: ص۳۱ از علامہ سید محمد مرغوب اختر الحامدی، مطبوعہ مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

نعت خوانوں کی یہ بنیادی ذمہ داری ہے کہ کوئی بھی کلام محفل میں پیش کرنے سے پہلے اسکا بغور جائزہ لیں اور اگر اپنے اندر یہ صلاحیت نہیں ہے تو کسی عالم کو دکھالیں۔ لیکن یہ حضرات بالکل اس بات کا خیال نہیں رکھتے کہ شرعی اعتبار سے کوئی کلام کیسا ہے۔ بلکہ وہ تو صرف یہ دیکھتے ہیں کون سے اشعار پڑھوں گا تو لوگ واہ واہ کریں گے اور جھوم کر داد دیں گے۔ چنانچہ محترم پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز صاحب لکھتے ہیں!" محافل نعت کی برکتیں جو بھی ہوں اس سے انکار ممکن نہیں مگر تشویش کی بات یہ ہے کہ بعض نعت گو حضرات نے ایسے ایسے اشعار کہہ ڈالے ہیں جنہیں خداوند کریم کی ذات پر طعن اور شرک جلی کا گماں ہوتا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ حب رسول میں بسا اوقات ایسے کلام کا استعمال بھی ہوجاتا ہے جن میں رسول اللہ ﷺ کی ذات گرامی کے احترام کا پہلو کمزور رہ جاتا ہے اور جن میں مفرد مخاطب کے الفاظ کچھ اس انداز سے شامل ہوتے ہیں کہ جو کوئی بھی مہذب شخص اپنے کسی بے تکلف دوست کے لیے بھی استعمال کرنا پسند نہ کرے گا۔ (اداریہ ماہنامہ فقہ اسلامی کراچی بابت مئی ۲۰۰۳ء)

مولانا مفتی منیب الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں!" میں ایک مجلس میں گیا، ایک شعر پڑھا گیا کہ۔

اپنی محبت کی، کی تقسیم یوں میں نے جبیں خدا کے لیے، دل مصطفیٰ کے لیے

تو اچھلے لوگ، سبحان اللہ کہہ کر نوٹ لے کر کھڑے ہوئے، میں نے کہا رک جاؤ، میں نے کہا اس بے حیا کو حیا نہیں آئی کہ تم رب مصطفیٰ سے یہ کہہ رہے ہو کہ یا اللہ میں پیشانی تیرے سامنے ٹیک رہا ہوں لیکن دل تیرے ساتھ نہیں، تو میں نے کہا کہ مصطفیٰ کا سجدہ بھی سنو اور غنیۃ الطالبین میں بھی لکھا ہوا ہے۔ میرے آقا فرماتے ہیں! جن کے سجدے پر پوری کائنات کے سجدے قربان ہو جائیں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یا اللہ جب میں تیری بارگاہ میں سجدہ ریز ہوں تو میرا قالب بعد میں جھکتا ہے، قلب پہلے جھکتا ہے۔ تو میں نے کہا بدنصیبو سجدے میں جاتے ہوئے کم از کم یہ تو کہہ دیا کرو زباں حال سے کہ یا رب اس پیشانی کو جھکانا میرا کام تھا میں جھکائے دیتا ہوں، اس دل کو جھکانا تیرا کام، اس کو بھی اپنی بارگاہ میں جھکا دے تو الوہیت اور رسالت کا تقابل شروع ہوا اور اس پر نوٹ پھینکے جانے لگے اور نوٹ پھینک کر عشق مصطفیٰ خریدا جانے لگا۔ میں نے کہا یہ عشق اتنا سستا

جائے گی۔ منقول ہے کہ عورت کے ساتھ دو شیطان ہوتے ہیں اور امرد کے ساتھ ستر۔ علماء فرماتے ہیں خوبصورت امرد کا حکم مثل عورت کے ہے۔ علماء نے اباحت سماع کے شرائط میں بھی شمار فرمایا کہ ان میں کوئی امرد نہ ہو۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۱۰ (قدیم) بحوالہ تعلیمات اعلیٰ حضرت از مولانا محمد بیگ نیل)

کافی عرصہ قبل ایک خوش آواز بچہ نعت کی دنیا میں آیا۔ اس نے اپنی آواز اور انداز کی وجہ سے بہت شہرت حاصل کی۔ اس کا یہ فائدہ تو ہوا کہ چھوٹے چھوٹے بچے گلی محلوں میں اور جگہ جگہ یہ پڑھتے نظر آتے ہیں کہ۔

نور والا آیا ہے نور بن کے آیا ہے　　　سارے عالم میں دیکھو کیسا نور چھایا ہے

لیکن کئی لوگوں نے جن کے بچوں کی آواز اچھی تھی ان کو سبز عمامہ پہنا کر اور تھوڑی سی نعت کی مشق کرا کے باقاعدہ نعت خواں بنا دیا۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ تقریباً ہر محفل نعت میں کوئی نہ کوئی بچہ نعت خوانی کر رہا ہوتا ہے۔ لیکن بہت سے ایسے لڑکے جن کی ابھی ڈاڑھی نہیں نکلی اور امرد کی تعریف ان پر صادق آتی ہے۔ وہ بھی سٹیجوں کی زینت ہیں۔ حالانکہ یہ شرعاً غلط ہے اور اس میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ میلاد خوانوں کے ساتھ اگر امرد شامل ہوں تو کیسا ہے؟۔ ارشاد فرمایا! ”نہیں چاہیے“۔ (ملفوظات حصہ سوم ص ۳۳۰ مطبوعہ مکتبہ کارز جہلم)

ایک دوسرے سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا! ”مجلس میلاد مبارک کہ روایات صحیحہ سے ہو اور اشعار جو پڑھے جائیں مطابق شرع مطہر ہوں اور الحان سے پڑھے۔ مرد غیر امرد ہوں۔

(فتاویٰ رضویہ (قدیم) جلد ۳ ص ۹۳۰)

لیکن آجکل تو امرد لڑکوں سے نعتیں پڑھانا اور سننا ہمارا وطیرہ بن چکا ہے۔ عوام تو عوام ہیں اہل علم بھی مسئلہ کی شرعی حیثیت کو بھول چکے ہیں۔

ناپسندیدہ حرکات: نعت خواں حضرات بعض ایسی حرکات کرتے ہیں کہ اہل علم و دانش ان کو پسند نہیں کرتے۔ ایک تو نعت خوانوں کا یہ معمول ہے کہ جب پڑھنے کا وقت ہوتا ہے اس وقت سٹیج پر آتے ہیں۔ اس سے پہلے مہمان خانے میں بیٹھ کر گپیں لگاتے ہیں اور دوسرے نعت خوانوں کی نعتوں کو نہیں سنتے اور پھر جب خود پڑھ لیتے ہیں تو فوراً ہی سٹیج چھوڑ کر بھاگنے کی کوشش کرتے ہیں۔ سب سے بڑا ظلم یہ ہوتا ہے کہ محفل نعت میں جب کسی عالم کا خطاب ہونا ہو تو وہ تو بیٹھ کر کئی نعت خوانوں کی نعتوں کو سماعت کرتے ہیں لیکن جب ان کے بیان کا وقت ہوتا ہے تو بالعموم سارے نعت خواں بھاگ

ہے۔ حالانکہ وہ صریح کلمہ کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ (قدیم) ج ۱۰۔ بحوالہ تعلیمات اعلیٰ حضرت از مولانا محمد میاں نبیل)

گذشتہ اوراق میں نعت خوانوں کی جن خامیوں کی نشاندہی کی گئی ہے یہ تو بالعموم اجتماعی طور پر موجود ہیں۔ لیکن انفرادی خامیاں جو کہ الگ الگ کئی نعت خوانوں میں پائی جاتی ہیں ان کی بھی ایک لمبی فہرست ہے۔ اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا۔ محافل نعت اور نعت خوانوں کے ساتھ قرآء اور نقیب حضرات بھی جڑے ہوئے ہیں۔ یہ دونوں طبقے بھی کسی طور نعت خوانوں سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ نقیب حضرات تو شاید نعت خوانوں سے بھی چند قدم آگے ہیں۔ منتظمین محافل بھی بالواسطہ یا بلا واسطہ ان خرابیوں کے ذمہ دار ہیں۔ اگر یہ لوگ علماء کی ناقدری نہ کرتے اور نعت خوانوں کی صفوں میں موجود خود غرض، لالچی اور پیشہ ور لوگوں کو زیادہ اہمیت نہ دیتے تو یہ لوگ اپنی اوقات میں رہتے۔ طوالت کے خوف سے اس بحث کو چھوڑ رہا ہوں اور ان سب سے یہی عرض کروں گا کہ۔

خود ہی اپنی اداؤں پر غور کر
ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

لازوال دولت اور دین و دنیا کی بھلائی کا مجرب نسخہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ط صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

مدینہ طیبہ کی طرف منہ کر کے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں۔ جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو، جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے۔ یونہی عورتیں اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں۔ اس کے چالیس فائدے ہیں جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔ یہاں چند ذکر کیے جاتے ہیں:

اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔ اُس کے مال میں ترقی ہوگی۔ اسکی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت ہوگی۔ دشمنوں پر غلبہ ہوگا۔ لوگوں کے دلوں میں اُس کی محبت ہوگی۔ کسی دن خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو گا۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ (از افادات: محدث بریلوی علیہ الرحمہ)